ترتیب کارروائی۔

1 - **تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔**

2- **ایوان کی کارروائی**

3- **مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش / منظور کیا جانا۔**

I) چیئرپرسن مجلس قائمہ برائے تعلیم خواندگی وغیر رسمی تعلیم، کوالٹی ایجوکیشن، صدراتی پروگرام (CDWA) سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی " تحریک پیش کرینگی کہ محکمہ تعلیم میں NTS پاس ہڑتالی امیدواروں کے معاملے پر غور وخوض کی بابت کمیٹی کی رپورٹ کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

II) چیئرپرسن مجلس قائمہ برائے تعلیم خواندگی وغیر رسمی تعلیم، کوالٹی ایجوکیشن، صدراتی پروگرام (CDWA) سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی " تحریک پیش کرینگی کہ محکمہ تعلیم میں NTS پاس ہڑتالی امیدواروں کے معاملے پر غور وخوض کی بابت کمیٹی کی رپورٹ کو منظور کیا جائے۔

III) چیئرپرسن مجلس قائمہ برائے محکمہ آبپاشی وتوانائی، ماحولیات، جنگلات وجنگلی حیات، محکمہ جنگلات وجنگلی حیات کی کارکردگی اور درپیش مسائل پر غور وغوص کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرینگی۔

5- **سرکاری کارروائی**

I) **مشترکہ مذمتی قرارداد منجانب:۔ میر سرفراز احمد بگٹی، جناب طاہر محمود خان صوبائی وزراء، ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ، جناب رحمت صالح بلوچ، حاجی محمد اسلام بلوچ اور جناب ولیم جان برکت اراکین اسمبلی۔**

یہ ایوان گزشتہ روز مورخہ 15 اپریل 2018ء کو جسٹس اعجاز الحسن کے گھر پر فائرنگ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس طرح کے بزدلانہ فعل سے صوبہ کے عوام اور پورے ملک میں شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے نیز اس طرح کے اُوچھے ہتکھنڈوں سے ملک کی اعلیٰ عدلیہ کو انصاف کی فراہمی سے کوئی بھی نہیں روک نہیں سکتا۔

لہٰذا یہ ایوان اس طرح کے بزدلانہ اور اُوچھے ہتکھنڈوں کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی وفاقی حکومت سے مطالبہ بھی کرتا ہے کہ وہ اس قسم کی بہیمانہ نوعیت کی تمام کارروائیوں میں ملوث مجرموں کی گرفتاری کو یقینی بنائے۔

II) **مشترکہ قرارداد نمبر 118 منجانب:۔ میر سرفراز احمد بگٹی، میر محمد عاصم کرد گیلو، جناب طاہر محمود خان، میر عبدالماجد ابڑو، جناب پرنس احمد علی، سید محمد رضا، صوبائی وزراء، جناب عبدالرحیم زیارتوال قائد حزب اختلاف آغا سید لیاقت علی، جناب عبیداللہ جان بابت جناب نصر اللہ خان زیرے، سردار غلام مصطفیٰ خان ترین، سردار رضا محمد بڑیچ، میر جان محمد خان جمالی، مولانا عبدالواسع سردار عبدالرحمٰن کھیتران، جناب فتح محمد بلیدی، انجینئر زمرک خان اچکزئی، میر مجیب الرحمٰن محمد حسنی، حاجی محمد اسلام، میر اظہار حسین خان کھوسہ، حاجی محمد خان لہڑی، جناب ولیم جان برکت، محترمہ یاسمین لہڑی ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ، محترمہ ثمینہ خان، محترمہ کشور احمد جتک، محترمہ عارفہ صدیق، محترمہ سپوژمئی اچکزئی محترمہ معصومہ حیات، محترمہ شاہدہ روف، محترمہ حسن بانو رخشانی اور محترمہ ایتہ عرفان اراکین اسمبلی۔**

ہرگاہ کہ حکومت بلوچستان کے معاشی حالات پاکستان کے دیگر صوبوں کے مقابلے میں انتہائی کمزور ہیں۔ لوگوں کی معیشت کا دارومدار زیادہ تر زراعت پر منحصر ہے۔ بلوچستان کے کل 32 اضلاع میں سے صرف 4 اضلاع میں نہری پانی موجود ہے۔ جب کہ دیگر کم وبیش 25 اضلاع میں زراعت کا دارومدار ٹیوب ویلوں پر ہے۔ بجلی کی کمی کا سلسلہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ نیز بارشوں کی کمی کی وجہ سے مسائل میں کئی گناء اضافہ ہوا ہے۔ ہمارے زمیندار / کاشت کار انتہائی مشکل حالات میں اپنی زندگی بسر کررہے ہیں۔

حکومت بلوچستان نے سال 2001ء سے زرعی آمدن پر انکم ٹیکس لگادیا ہے۔ جو 80 ہزار روپے سے زیادہ آمدن والے کاشت کاروں پر لاگو ہوتا ہے۔ جبکہ 3 لاکھ سے زیادہ آمدن والے کاشت کار پر 15% ٹیکس لگتا ہے۔ جو کہ انتہائی زیادہ ہے۔ اور ہمارے کاشت کار اس کی ادائیگی کے قابل نہیں حکومت بلوچستان کے واجبات دن بدن کاشت کاروں کے ذمے اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں کاشت کاروں میں انتہائی تشویش پائی جاتی ہے۔ نیز حکومت نے جب بھی زرعی انکم ٹیکس کی وصولی کیلئے سختی شروع کی تو کاشت کاروں کیلئے ادائیگی کا کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔ اور پھر زمیندار مجبوراً احتجاج کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ہڑتالوں پر نکلیں گے جسکی وجہ سے حالات خرابی کی طرف جاسکتے ہیں۔ مزید برآں یہ وقت کاشت کاروں کو سہولت فراہم کرنے کا ہے نہ کہ ان سے ٹیکس وصول کرنے کا۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ان ٹیکسوں کے علاوہ زمینداروں سے آبیانہ وعشر پہلے ہی وصول کیا جارہا ہے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ان ٹیکسوں کے علاوہ زرعی آمدن ٹیکس 2001ء کو فوری طور پر واپس لے اور تمام زمینداروں کے واجبات کو معاف کرنے کیلئے عملی اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ زمینداروں کی مشکلات کا سدباب ممکن ہوسکے۔

کوئٹہ

مورخہ 20 اپریل 2018ء

سیکرٹری

بلوچستان صوبائی اسمبلی